اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار صداقت آثار ہر پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی اسمیں مضامین مفید عام و مضامین مذہبی و نیز مختلف قطعات ہندوستان و دیگر ممالک کی منقولات و مذہبی خبریات وغیرہ شایع ہوتے ہیں۔ مسیحی مذہب کے اعتراضوں کا جواب اور مسیحی عقاید کا اظہار اسکا اول مدعا ہی علاوہ ازیں علمی تحقیقات وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں۔ ہر خاص و عام سے قیمت پیشگی وصول کیجاتی کسی کے نام بلا وصول قیمت پیشگی اخبار روانہ نہیں ہوتا۔ قیمت برائے عام صرف عہ سالانہ پیشگی

نور افشاں اور اُنکھ روشن پوتیری سیاہی میں بول اٹھے تو ہیں ہر گز سن

محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے اور نرخ اشتہار فی سطر ۲ اور زیادہ کے واسطے فی سطر ایک آنہ اور ہر بار کے واسطے نصف۔ خط و کتابت بنام منیجر اخبار ہونی چاہئے متعلق حساب کتاب بنام منیجر کے ساتھ دیا خط و کتابت کیا جاتا ہی مضامین معتبر و ارسال فرماویں اور خبریں مختصر بھیجیں

جو انکھ کھولے نور نعمت کی تو دنیا میں ہر ایک شخص سن سکے ہر ایک موقع پر

آفتاب صدا

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۱۲ — مطبوعہ ۲۱- مارچ ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۱- مارچ ۱۸۸۹ء

پشاور سے مولوی حمید اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں محمدیوں کیطرف سے ایک اشتہار مشتہر کیا گیا ہی جسکا ہیڈنگ یہہ ہی "کیوں اے مسلمانوں کیا تمکو وہ مبارک زمانہ یاد نہیں جو تمہارے باپ دادے اس دین کو پھیلاتے تھے"۔ سرحدی علاقہ میں اس قسم کے اشتہار گورنمنٹ کے لئے سخت نقصان کا باعث ہیں۔ کیونکہ جاہلوں اور ملاؤں کو فوراً محمود غزنوی والا اور اورنگ زیبی زمانہ یاد آجاتا ہی۔ تلوار ہی سے وہ دین کی ترقی سمجھتے ہیں۔ جو اصل اصول محمدیت کا ہی +

علاقہ پشاور میں دو ہندو لڑکیاں مسلمان ہوگئیں۔ عدالت میں مقدمات دائر ہیں۔ اب اخبار عام کچھ نہیں کہتا۔ اگر یہی عیسائی ہو جاتیں۔ تو تمام اخباری دنیا میں واویلا مچ جاتا +

امرتسر پنچ میں لکھا ہی کہ "ڈاکٹر مولوی عماد الدین صاحب اسلئے محمد پر ص لکھوانا اپنی کتب میں پسند نہیں کرتے۔ کہ عیسائی لوگ اُنپر کفر کا فتویٰ نہ لگا دیں" +

ہم یقین نہیں کرتے کہ یہہ بات سچ ہو۔ اُمید کہ مولوی صاحب اس امر کے راست و کذب کو ظاہر کرینگے۔ کیونکہ عیسائیوں کو محمد پر صاد لکھنے اور نہ لکھنے کی کچھ پرواہ نہیں۔ اگر مولوی صاحب لکھیں تو کوئی اُنپر کفر کا فتویٰ نہیں لگائیگا یہہ پنچ صاحب کی گھڑت معلوم ہوتی ہی۔ ہمارے نزدیک محمد پر ایک صاد نہیں ہزار صاد لکھدو۔ وہ محمد کا محمد ہی رہیگا۔ کچھ نہیں بڑھیگا عیسائیوں کے صاد نہ لکھنے سے محمدیوں کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور آپکے لکھنے سے ہمارے نزدیک محمد کی کچھ زیادہ وقعت نہیں ہو جاتی۔ بہرحال ہم مولوی صاحب کا اسکی نسبت خیال دریافت کیا چاہتے ہیں تاکہ سچ جھوٹ ظاہر ہو

ولائت سے ایک مس صاحبہ نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ ۵۵۰ روپیہ امرتسر کے ڈاکٹر ایچ۔ ایم کلارک صاحب کو سلطانونڈ کے ہسپتال کیواسطے بھیجے ہیں + یونہی ایک اَور مس صاحبہ نے بھی ہسپتال میں تصاویر لگانیکے لئے چندہ ارسال کیا ہی +

رہے لاکھوں برس ساقی تیرا آباد میخانہ۔ اس کمبخت شراب نے امریکہ میں ایک چھ منزلہ ہوٹل کو معہ ۴۰۰ جانوں کے برباد کیا۔ ہلاک کیا۔ ایک نہ بچا وجہ کیا یہہ کہ پانی گرم کرنیکا سٹیم انجن جس شخص کے ماتحت تھا۔ وہ شراب کے نشہ میں کہیں پڑا رہا۔ نشے میں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سٹیم میں پانی بالکل نہیں کمبخت نے اُسوقت سٹیم میں جبکہ وہ بغیر پانی کے آگ ہو رہا تھا۔ پانی ڈالدیا۔ اس پانی کے پڑتے ہی سٹیم پھٹا۔ جسنے عمارت

[illegible]

ریمارک

بالقول النجیح فی نزی المحمّد و المسیح

تصنیف مولوی حکیم محمد عزت علی صاحب گورکھپوری

بجواب

سیرت المسیح وَ المحمّد

تصنیف پادری جی- ایل- ٹھاکر داس صاحب (گوجرانوالہ)

پر

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھائیے

ہمارا منشا ریویو لکھنے کا نہیں- اور نہ کسی قسم کے خاص جواب سے غرض ہو- صرف ایک نظر سے دیکھا ہو- اور ریمارک لکھ دیتے ہیں- کتاب مندرجہ عنوان مُصنف نے بڑے فخر اور دعویٰ کے ساتھ ہمارے پاس بھیجی ہو- اور کہا ہو کہ سیرت المسیح و المحمد کا جواب ہو- ہم اُنکو شکریہ کے ساتھ رسید دیتے ہیں- اور پھر کچھ ریمارک دیگر دکھاتے ہیں کہ آیا یہہ سچ مچ پادری ٹھاکر داس صاحب کے دعاوی کا رد ہو یا صرف دھوکے کی ٹٹی- اور مصنف نے ہو کی اُمنگ میں سفید کو سیاہ کر دیا ہو +

یہہ رسالہ ۲۰ صفحہ پر ہو- اور پادری صاحب کا ۸۰ صفحہ پر- پادری صاحب نے جو کچھ اپنے رسالہ میں تحریر کیا وہ قرآن اور انجیل کو اپنی اپنی جگہہ پر صحیح و درست فرض کر کے لکھا ہو- نہ عقلی بحث نہ روائتی جھگڑا- اور نہ حدیثوں کا بکھیڑا- کیا اس رسالہ کے مُصنف نے بھی ایسا ہی کیا ہو- اور جسطرح پادری صاحب نے دو کالم میں مقابلہ کر کے ہر دو کے حالات و چلن کی تصویر کھینچی ہو- کیا اِس میں بھی اُسکے جواب میں ویسا ہی کیا ہو +

پادری صاحب کے رسالہ میں پہلا دعویٰ قرآن اور انجیل سے یہہ ہو کہ مسیح بذاتہ گناہ سے پاک- اور محمد بذاتہ گنہگار + اسکے جواب میں اگرچہ کئی صفحہ بیان محمدی نے اس رسالہ کے سیاہ کئے ہیں مگر افسوس کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان کا معاملہ ہی رہا- احادیث اور روایات سے بجائے محمد کے پاک ثابت کرنیکے اُنکے خیالی اوج کا بیان کیا ہو- اور جو دعویٰ پادری صاحب کا قرآن کے حوالجات سے محمد پر تھا- وہ قائم ہو چنانچہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر لکھا ہو- کہ (خدا) نے "تمام انبیا سے اقرار لیا- کہ رسول مقبول (محمد) پر ایمان لاؤ- اور مدد کرو- چنانچہ سب نے اقرار کیا- اور اللہ خود گواہ ہوا" الخ تو پھر کیا ہوا- محمد پاک ہو گیا- خیالی پلاؤ پکانے سے حاصل ؟- اور کوئی بھلا آدمی خدا کو نہ مل سکا- یہہ صرف یاروں کی گھڑت- اور دل بہلانیکے ڈھکوسلے ہیں- اور بجائے قرآن کے حوالوں کے ہر بات کیواسطے سعدی کو گواہ مقرر کیا ہو- جیسے خواجہ کے گواہ کی مثل مشہور ہو- سعدی کی بوستاں- گلستاں- کریما کے کئی اشعار اپنے دعویٰ کے ثبوت میں لکھ مارے ہیں- اس سے اپنے زعم میں محمد کی پاکیزگی ثابت کی ہو +

صفحہ ۱۵ پر محمد کی انتڑیوں کے دھوئے جانیکا حوالہ دیا ہو- کہ کسی..... نے محمد کا پیٹ پھاڑ کر اُسکی انتڑیوں کو صاف کر دیا- اسلئے وہ پاک تھا- بس حضرت بس زیادہ ہنسی کی تاب نہیں- یوں محمد پاک تھے +

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھائیے

پھر محمد کے پاک ہونیکا یہہ ثبوت صفحہ ۱۶ پر لکھا ہو کہ جو عورتوں کو درد وغیرہ نجاست کی حالت تولد لڑکوں میں ہوتی ہو- وہ محمد کی والدہ کو نہ ہوئی تھی- اسلئے سمجھو کہ محمد پاک ہو- پھر صفحہ ۱۸ پر ایک عجیب و غریب الف لیلہ کی سی روائت لکھی ہو- جس سے محمد پاک ہو- اور محمد کے تمام جدّ و امجد کو مسلمان بیان کیا ہو- جو درحقیقت واقعات و سچائی کے خلاف ہو- اس سے بھی اپنے زعم میں محمد کو پاک بیان کیا ہو- کیوں ناظرین پاکیزگی کے یہی ثبوت ہیں- کیا بایں صورت پادری صاحب کا دعویٰ رد ہو سکتا ہو- نہیں محمد پر گنہگاری کا دعویٰ قائم ہو +

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھائیے

صفحہ ۲۰ میں محمد کے مُردہ والدین کی قبروں کو اُکھیڑ کر بذریعہ روائت زندہ ثابت کر دیا ہو- اسلئے محمد پاک تھا !!!!

آگے ۲۵ صفحہ تک پادری صاحب کو گالیاں دیتے اور جھوٹی بناوٹی روائتیں محمد کی تعریف میں بیان کرتے کہتے ہیں کہ "اگر اس مقام پر پادری کو یہہ شبہ ہو- کہ یہہ سب باتیں مسلمانوں کی اُنکی خوش عقیدتی جو رسول مقبول کے ساتھ ہو- اُنکی وجہ سے ہو- یہہ شبہ بالکل غلط ہوگا"..... الخ +

نہ معلوم اس محمدی مولوی مصنف رسالہ کو ایسے ہوائی واقعات اور خیالی زٹلیات کی نسبت پادری صاحب کو شبہ کرنیکا خیال کہاں سے پیدا ہوا- حضرت آپ اپنے شبہ کا اظہار کر رہے ہیں- یہاں تو شبہ کا خیال بھی نہیں گذرا- بلکہ صاف دیکھتے ہی یہی مُنہہ سے نکلا- جھوٹ- لغو- بناوٹ- واہیات- تو کیا پھر اب محمد پاک ہو گئے- بھلے آدمی کچھہ تو غور کیا ہوتا +

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھائیے

اور جن آیات قرآنی کو پادری صاحب نے محمد کی گناہگاری کیواسطے پیش کیا ہو- اُنپر یہہ اعتراض ہو- کہ پادری صاحب اُنکا شان نزول نہیں سمجھے- اور نہ اُنکے اصلی معنوں سے واقف ہیں +

اور اِن مولوی محمدی کی واقفیت دیکھئے- کہتے ہیں کہ بڑوں کے مقابلہ میں چھوٹوں کا قصور بھی نہ ہو تب بھی ادب اسکا مقتضی ہو کہ قصور چھوٹوں کے ذمہ عاید ہو- مطلب اسکا یہہ ہو کہ محمد نے گناہ تو نہ کیا- مگر بلحاظ ادب خدا سے معافی مانگی- بقول حافظ ؎

گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ
تو در طریق ادب کوش گو گناہ من است

ہمارے خیال میں اس اصول کے مطابق محمد اور محمد کا خدا دونوں........ +

پھر صفحہ ۲۴ پر لکھا ہو کہ چونکہ محمدیوں میں سور اور شراب حرام ہو اسلئے محمد پاک تھا-

بس ہو چکی نماز مصلیٰ اُٹھایئے

صفحہ ۳۶ پر تحریر ہے کہ چونکہ مسیح کو یہودیوں نے صلیب دیا۔ اسکے مقابلہ پر محمد قائم مزاج تھا۔ زاں بعد ایزک ٹیلر صاحب کے خیالات اسلام کی نسبت تحریر کئے ہیں۔ جنکا جواب نورافشاں مطبوعہ ۲۶۔ جنوری ۱۸۹۹ء میں دیا جا چکا ہے۔ اس سے محمد کی قائم مزاجی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایزک ٹیلر کی بھی ساتھ ہی حماقت ثابت ہوتی ہے +

بس ہو چکی نماز مصلیٰ اُٹھایئے

صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ چونکہ محمد میں سیاست مدن و تدبیر منزل کی لیاقت تھی۔ اور یہہ لیاقت مسیح میں نہ تھی۔ (آپکو کیونکر معلوم ہوا۔ جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی) اسلئے سمجھو کہ محمد قائم مزاج تھا +

واہ حضرت کیا کہنا ہے۔ عربی نبی کی قائم مزاجی کی اچھی دلیل نکالی۔ اور پادری صاحب کا دعویٰ بدستور قائم رہنے دیا۔ کیونکہ محمد سے بڑھکر پادری صاحب قائم مزاج معلوم ہوتے ہیں +

پھر صفحہ ۳۹ و ۴۰ پر محمد کی قائم مزاجی کی دلیل اُنکی بیبیوں کی نسبت دی ہے۔ جو ایک طفلانہ خیال اور محل مزاح ہے +

اسی سلسلہ میں صفحہ ۴۲ پر ایک فقرہ لکھا ہے۔ جسکو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ وہ یہہ ہے کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں ایک بیٹی حضرت داؤد کی۔ دوسری بی بی صفورہ جنکی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہہ شرف پایا"۔ ذرا ان بے سرو پا محمدیوں کی دینی اور تواریخی واقفیت پر غور فرمایئے +

صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ زید کسیطرح محمد کا بیٹا نہ تھا۔ کیونکہ مُنہہ بولا بیٹا بیٹا نہیں کہلاتا۔ اسلئے محمد قائم مزاج تھا +

بس ہو چکی نماز مصلیٰ اُٹھایئے

آگے چلکر عیسائیوں پر بیہودہ طعن دیئے ہیں۔ جو بحث پیش شدہ سے بالکل خارج ہیں۔ پھر محمد کی رسالت کا کتب پیشین سے ثبوت دیا ہے۔ جو محمدیوں کی عام خیالی اور سُنی سُنائی باتیں ہیں +

صفحہ ۳۴ پر محمد کے حسن کی تعریف لکھی ہے۔ جابر بن سمرہ سے ایک روائت یوں منقول ہے کہ "جابر فرماتے ہیں کہ رسول مقبول کو ہم نے شب ماہ میں دیکھا۔ اور آپ سُرخ حلہ پہنے تھے۔ میں چاند کیطرف دیکھتا تھا۔ اور رسول مقبول کیطرف۔ میری نظروں میں رسول مقبول چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوتے ہیں" پھر لکھا ہے کہ "محمد جسوقت چلتا تھا۔ تو پسینا مثل موتیوں کے گرتا تھا"۔ وغیرہ وغیرہ +

ہم نہیں خیال کرتے کہ کوئی عاقل محمدی بھی ایسی بیہودگی کو قبول کریگا۔ کہ محمد چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہہ تو عاشقانہ اور مجنونانہ توہمات ہیں۔ اور صرف ایشیائی مبالغہ۔ ایک شاعر اپنے معشوق کی تعریف میں اس سے بھی بڑھکر کہتا ہے۔ مناسب ہے کہ آپ اب محمد کو چھوڑکر اُسکو نبی مانو۔ یہہ شاعر بھی مسلمان ہی ہے معشوق کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ ؎

مُنہہ دیکھو آئینہ کا تیری تاب لا سکے!
خورشید پہلے آنکھ تو تجھسے ملا سکے!!
تصویر تیری کھینچے مصوّر!! ہے کیا مجال!!!
دستِ قضا[*] تو پھر کوئی تجھسا بنا سکے!!!!

لیجئے انہوں نے سورج کو بھی مات کیا۔ محمد کے حسن نے تو صرف چاند ہی کو عاجز کیا تھا +

صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے کہ "حضرت رسول مقبول شب کے وقت خوشبودار ہوا سے پہچانے جاتے تھے" +

اسکو کون تسلیم نہیں کرتا۔ ضرور محمد کے بدن سے بو آتی تھی ؎ مشک آنست کہ خود ببوید۔ نہ کہ عطار بگوید +

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھایئے

ناظرین اسمیں بس یہی کچھ بیان ہے۔ اب سوچ لیں کہ کیا یہی تردید ہے۔ اور اسیطرح مخالف کے دعووں کو رد کیا جاتا ہے۔ افسوس کہ فضول کاغذوں کو سیاہ کیا۔ پادری صاحب کے دعاوی قائم ہیں۔ ہاں اگر قرآن کو دنیا سے معدوم کر دو۔ تو البتہ کچھ ہو سکے۔ جبتک قرآن موجود ہے۔ یہہ دعوی بھی محمد پر قائم ہیں۔ چونکہ آپ پادری صاحب کے ایک دعویٰ کو بھی رد نہیں کر سکے۔ اسلئے آپ کی محنت اور جانفشانی اور محمد کی نسبت ہمدردی بالکل فضول پوچ اور لچر ہے۔ سو جواب بندہ +

بس ہو چکی نماز مُصلّیٰ اُٹھایئے

[*] لیجئے خدا کو بھی عاجز کر دیا۔ منہ

مراسلات

اگر مسیح منجی نہیں تو اور کون؟

(طالب از لاہور)

عزیز ایک مضمون بعنوان آ۔ کہاں مسیح کو فرزند خدا جان اسی پرچے میں شایع ہوا تھا اگر پڑھا ہے تو معلوم ہوگا کہ اسکے انجام میں ایک جملہ اس قسم کا تھا کہ اگر مسیح کی الوہیت کا قائل ہوا چاہے تو خدا کے حضور گرکر روح اور راستی سے یوں دعا کر کہ اے خداوند اگر یہہ بات سچ ہے تو میرے دل کو پھیر۔ اُسیطرح میں اب پھر یاد دلاتا ہوں کہ اگر تو راست پسند ہے اور تجھے "خوشیوں کی سیری" درکار ہے تو سجدہ کر اور پھر کہہ کہ اے خداوند اگر نجات مسیح سے ہے تو میرے دلکو پھیر۔ اس راز عمیق کی تہ تک پہنچنے کا یہی طریق ہے +

جن باتوں کا ذکر اس ہدیہ میں ہے وہ نئی تو نہیں بلکہ بہت پُرانی۔ اور مجھے یقین ہے کہ اکثر تیرے مطالعہ سے گذر چکی ہونگی یا تیرے پنبہ در گوش کانوں نے کسی کسی منادی کی زبان پر سے گذرتی سُنی ہونگی۔ لیکن کیا میں یہہ سمجھ کر کہ یہہ مضمون مضمون کہن ہے خاموش نشستہ رہوں اور خواب ربودہ کو آواز پر آواز دیکر نہ جگاؤں کہ

نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

یا کیا جبتک حُسن لیاقت اور تیزی طبع دکھانیکے لئے من گھڑت یا لوگوں کے کہنے کے مطابق عقلی اور منطقی دلائل نئے ڈھنگ اور نئی طرز پر تیار نہ کر سکوں چپ چاپ رہوں۔ نہیں نہیں میں غنچہ

نہیں کہ اب جبتک زندہ رہوں پر میں بلبل بنکر اُس ہمیشہ بہار حقیقی گل پر جان و دل نثار کرونگا اور جسطرح بن پڑیگا جان توڑ توڑ کر بھی اُسکی مدح سرائی کرونگا۔ اگرچہ میرے ہم مذہب یہی دعوت تیرے سامنے کرتے کرتے آرام سے سو گئے اور تو نے نہ ماننا تھا سو نہ مانا تو بھی یہ راقم شرمگیں ہوگا تو میں ایک یا پانچ یا دس کو کام میں لانے سے باز نہ آونگا۔ شاید تو جاگ اُٹھے اور پولس صفت بنے۔ اور اُمید واثق ہے کہ اگر برگزیدہ ہے تو ایک نہ ایکدن بچ ہی جائیگا گو ابھی شروع شروع میں یہہ قند زہر سا لگتا ہے۔ لیکن انجام بخیر ہوگا کیونکہ تو جانتا ہے کہ کوئی سائنس ایسی نہیں جسنے بچپن کے زمانے میں ٹھوکریں نہ کھائی ہوں۔ کوئی ایجاد ایسا نہیں کہ جسنے دقتیں نہ اُٹھائی ہوں علوم فنون اپنے اپنے وقت پر تیری مخالفت کا نشانہ رہ چکے ہیں۔ اور تمام مذہب شروع شروع میں بدعتوں کی مد میں چلے ہیں لیکن انجام کار جنکی تردید و ترمیم کیجاتی تھی ایک مرتبہ ہی تسلیم و تصدیق کو پہنچ گئے گو جھوٹے تھے تو کیا یہی مذہب جو حقیقت میں سچا اور راست ہے جسکے حق میں یوں کہا ہے کہ دوزخ کا اختیار اُسپر نہ چلیگا تیرے دیر تاثیر پذیر نہ ہوگا تو تاریخ کو پڑھ اور تیری آنکھیں کھل جائینگی۔ تعصب کی چربی جو آنکھوں میں چھائی ہوئی ہے اور نقصان و فوائد کے سوچنے کا موقع نہیں دیتی بالکل اُتر جائیگی یہ بغض کی پیروی یا لکیر کا فقیر ہونا جو اہل بصیرتوں کے لیے موت کا حکم رکھتا ہے سراسر دور ہو جائیگا۔ اب ذرا پولس کی سوانح عمری پر غور کریں میں مختصراً بیان کرتا ہوں کہ وہ مسیحیت کے قدم ترقی کے سامنے کیسی سخت سد راہ بنا ہوا تھا۔ آفتاب صداقت کی شعاعوں کو لوگوں پر گرنے نہ دیتا تھا مسیحیت کی استیصال کے لئے جگہہ جگہہ شہر شہر پھرتا تھا۔ بے گناہوں کا خون کرنے کی اجازت دیتا تھا جب خود قائل ہوا تو جسے بُرا جانتا تھا وہی بھلا دکھائی دینے لگا جب حقیقت سمجھ میں آگئی تب اُسکے مشتہر کرنے میں کیسی کیسی اذیتیں سہیں اور کیسے کیسے رنج جھیلے۔ مسیح کے لئے جان کو ہتھیلی پر لئے پھرتا رہا۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی یہہ خوشخبری پہنچانے سے باز نہ آیا جو شرارت اور بدکاری کی بدمستی میں نصیحت کو مداخلت بیجا تصور کرتے تھے۔ جو جوانی کے ولولوں اور بیجا اُمنگوں کے جوش سے ناصح کو جوتا بیزار کرنا ذرا سی تفریح طبع خیال کرتے تھے۔ متعصبوں کے معبودوں میں جا جا کر انجیل سُنایا کیا۔ میرے دل میں یہی امید ہے کہ شاید٭ تجھے بھی جو پینے کی میخ پر لات مار رہا ہے وہی موثر صدا دیجائے کہ اے فلاں پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے اچھا نہیں۔ یہہ گمان نہ کر کہ میں تجھے ورغلاتا ہوں۔ پر میرے دل میں محبت جوش مارتی ہے۔ تیری قابل رحم حالت پر بہت ترس آتا ہے اسلئے جو نعمت مجھکو مفت ملے جس سے میری روح کو سیری حاصل ہوئی تجھے بھی دیا چاہتا ہوں۔ میرا اور میرے ہمخدمت بھائیوں کا حال ٹھیک ویسا ہی ہے جیسا اُس پیاسے کا جسکو مدت کے بعد پانی ملے اور وہ اپنے عزیزوں کو خبر دے۔ فرض کر کہ عرب کی ریگستان میں خطا ختوا کے قرب و جوار میں تاجروں کا قافلہ پیاس کے مارے مایوسی کیحالت میں العطش العطش کہہ کہہ چلاتا ہو اور یکے بعد دیگرے گر گر جاتا ہو۔ ایک ایک پانی پانی کہہ کہکر بیہوشی کیحالت میں تڑپتا ہو۔ ایسے وقت میں اگر کسی رفیق کو تازگی دہ زندگی بخش چشمہ ملجائے تو کیا وہ اپنے ہمراہیوں کو جو نجات کا نفع نقصان نہ دیکھے۔ بے توشہ بے زاد راہ رہنے ملک عدم ہو رہے ہیں خبر نہ دیگا کہ آؤ پی لو پی لو چشمہ مل گیا +

اگر ہم ناقص نہ ہوتے تو ہمارے خالق کو ہم سے ہمکلام ہونے میں دریغ نہ ہوتا لیکن تو بھی وہ ہمپر اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک خاص طریق سے اور وہ طریق الہام ہے اور الہام بائبل ہے۔ بائبل کے الہامی ہونیکے ثبوت میں تو میں کچھ کوشش نہیں کرونگا کیونکہ انہیں دنوں اور اسی پرچہ میں ایک مدلل شخص جو مجھسے کہیں بہتر لکھنے والا ہے بائبل کے ثبوت میں قلم کو کام میں لا رہا ہے اُسکی تحریر کو پڑھ اور اُمید ہے کہ یہہ بات سمجھ میں آجائیگی۔ پس میں بائبل کو الہامی قرار دیکر آگے بڑھتا ہوں اور تجھے اول سے آخر تک کہیں کہیں بائبل کا سیر کراتا ہوں۔ آپ پہلے پیشین گوئیوں پر غور کریں +

(۱) دیکھ یہہ کیسا وسیع میدان ہے۔ کیسا پر فضا مکان ہے۔ سطح زمین پر گھاس کس انداز سے جمی ہے اور اُسپر شبنم کے قطرے کیسے سُہانے دکھائی دیتے ہیں گویا سبز مخمل پر موتی جڑے ہیں۔ درخت کس طرز سے سرکشیدہ پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ برگ و گل صنعت ایزدی کا مظہر اور ہر پھل بوٹا اُسکی قدرت کاملہ اور جلوہ نمائی کا منظر بنا ہوا ہے چہار جانب سے دریا بہتے ہیں اور چاندی کے سے پانی سے باغ بہشت نشان کو سیراب کرتے ہیں۔ اُنکے کناروں پر حیوانات مطلق آرام کر رہے ہیں۔ گرگ گوسفند سے ہمکلام ہے آہو اور پلنگ میں اتحاد تمام ہے۔ باز چکور سے کھیلتا ہے۔ کبوتر بے کھٹکے گربہ کو دیکھتا ہے۔ لیکن ایک مخلوق عجیب شکل غریب صورت نظر آتا ہے جسکے بشرے سے شرف کے آثار ظاہر ہیں۔ اُسکی رفتار و گفتار سے عبودیت کے اطوار صادر ہیں۔ سر سے پاؤں تک اُسمیں کوئی عیب نہیں کوئی نقص نہیں۔ وہ تو خدا کے نام پر فدا اور اُسکے جلوہ کا شیدا نظر آتا ہے۔ اُسکی اور اُسکی شکل میں بہت کچھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے دیکھ یہہ تو اُسکے (خدا کے) ساتھ ہمکلام بھی ہو رہا ہے۔ لیکن ہئے یہہ کیا غضب ہونے لگا یہہ کیا آفت مچنے لگی!۔ ایک دشمن پیچھے کھڑا گرا دینے کی سعی کر رہا ہے پاؤں تلے کی مٹی نکال رہا ہے۔ وائے قسمت وہ گرا دیا! +

اب کیا کریں! شیطان نے آدم کو مغلوب کر لیا۔ سُن سُن! یہہ کیا صدا آ رہی ہے! "میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل میں دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی"۔ اسکے کیا معنے؟ مشفقا یہہ پہلا وعدہ ہے جو خداوند نے باغ عدن میں کیا تھا۔ دنیا کے سانپوں سے مراد نہیں وہ کالا حضرت شیطان تھا۔ ان صاحب کا سر کچلنے والا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا۔ جب اباجان ہی اُنکے آگے پانی بھر چکے تو صاحبزادے بیچارے کیا حقیقت ہیں پس وہ عورت کی نسل خداوند مسیح ہے جو روح سے پیدا ہوا اور وہی اکیلا اس لائق ہے کہ اُسکے سر کو کچلنا چور کرے +

(۲) یوں تو زندگی میں طرح طرح کے حادثہ واقعہ ہوتے رہتے ہیں اور قسم قسم کی تکلیفیں جھیلنے پڑتے ہیں۔ لیکن جو غم اول اول اپنے زاد و بوم کو چھوڑتے وقت اُٹھانا پڑتا ہے وہ تلوار کیطرح کاٹنے اور تیر کیطرح چھیدنے والا ہوتا ہے۔ خصوصاً اُسوقت جب پھر لوٹ کر آنے عزیزوں کو دیکھنے اور رفیقوں سے ملنے کی اُمید بالکل قطع ہو جائے۔ ہاں یہہ ایسا زخم ہے جسکا داغ ہرگز مٹ نہیں سکتا یہہ ایسا کانٹا ہے جو ہمیشہ کھٹکتا رہتا ہے جسکی کاوش عمر کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے۔ حب وطن پھر والدین دوستوں کی محبت عزیزوں کی الفت آدمی کو کسی کیطرح جکڑ دیتی ہے۔ زمانے کی گردشیں ستاتی

٭ یہہ صرف آپکا حسن ظن اور آپکی کسر نفسی ہے۔ ایڈیٹر

اور کچھ پروا نہیں کرتا۔ افلاس و تنگی کے طوفان آتے ہیں اور آ آکر خوب ٹکراتے ہیں۔ دشمنوں کے طعنوں کی برداشت کرتا ہے۔ حاسدوں کے حسد کو اُٹھاتا ہے۔ لیکن اپنے ملک اور اپنے گھر کو بالکل نہیں چھوڑتا۔ لیکن دیکھ یہاں ایک شخص ہے جسکا سن سال کوئی پچھتر سال کا ہوگا۔ وہ اپنی جورو اور بھتیجے کو لئے باقی عزیز و اقربا کو چھوڑ کے جس ملک میں پیدا ہوا جس شہر میں پالا پوسا گیا جہاں بچپن کا زمانہ خرچ کیا کچھ حصہ جوانی کا کاٹا۔ اُسکو منہہ موڑ کے دوسرے ملک کو جا رہا ہے تاسف اور اُداسی کے آثار اسکی صورت پُرانوار پر ذرا بھی پیدا نہیں کسیطرح کا غم اور کسی قسم کا رنج اُسکے چہرے سے ہویدا نہیں۔ اسکے دل میں ایک نہایت عجیب تسلی ہے جسکے سبب سے اُسکی صورت بشاش نظر آتی ہے۔ یہہ شخص خدا کا فرمانبردار ہے اسکا نام ابراہیم خلیل اللہ ہے وہ تسلی جسکی خوشی کی اُمید میں گھر بار چھوڑے جاتا ہے یہہ ہے کہ دُنیا کے سب گھرانے تجھسے برکت پاوینگے۔ کیا ابراہیم سے؟ نہیں بیرا اُسکی نسل سے۔ اور وہ نسل مسیح عیسیٰ ہے۔ کیا ہی وعدہ کافرزند ہے؟ ہاں یہہ وہی نسل ہے جسکی بابت اوپر پڑھ آیا ہے۔ ابراہیم نیک آدمی تو تھا لیکن بذاتہٖ اس لائق نہ تھا کہ وہ اس قسم کی برکت دیتا کہ ہم بچ جاتے۔ پر یہہ خداوند مسیح ہی ہے جسکے طفیل سے قومیں برکت پر برکت پاتی ہیں یہی مبارک نام جسکی برکت سے وحشی آدمی۔ دیوانہ ہشیار۔ بے عقل عقلمند ہو جاتے ہیں یہہ بھوکے کے لئے روٹی پیاسے کے لئے پانی۔ نادان کے لئے دانائی کور چشم کے لئے بینائی ہے ذرا لگے ہاتھ یورپ اور امریکہ کے ملکوں کو۔ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں سے مقابلہ کرکے دیکھ لیں کہ کیا فرق ہے +

کہ اُن قوموں کو کسقدر ترقی اور برکت ہاتھ آئی اور کسقدر افریقہ اور ایشیا کی قوموں پر فوقیت پائی۔ یہی انگریز جو اب ملکوں پر حکمران ہیں جنکی علوم و فنون کو قومیں آنکھوں سے لگاتی ہیں۔ جنکے ایجادوں سے صدہا لوگ مستفیض ہوتے ہیں وہ مسیح کو قبول کرنے سے پہلے کیا تھے۔ امریکہ جو اب سے قریب چار سو سال دور نامعلوم تھا جسمیں وحشیوں کا دور دورا تھا جسمیں اندھیر اراج کرتا تھا۔ وہی اب ایسے ایسے عجائبات پیدا کر رہا ہے جو ہمارے باپ دادوں نے نہ کبھی دیکھے اور نہ کبھی سُنے تھے۔ دور نہ جا گھر ہی میں دیکھ کہ آجکے ہندوستان اور مسلمانوں کے عہدہ سلطنت کے ہندوستان میں کیا فرق ہے۔ آتو بھی اسی چشمے سے پی اور آسودہ ہو +

(۳) ان پیشین گوئیوں کی صداقت تب سمجھ میں آتی ہے جب ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ اکثر اُن میں سے پورے ہو چکے ہیں مثلاً یعقوب جب اُسکی مسافرت کے دن پورے ہو چکے اور وہ عالم بقا کو رحلت کرنیکے نزدیک پہنچا۔ تب اپنے بیٹوں کو برکت دیتے وقت یہودا کیطرف جسکی نسل میں مسیح پیدا ہوا مخاطب ہوکر یوں کہتا ہے تیرے بھائی تیری مدح کرینگے تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جھکیگی۔ یہودا شیر ببر کا بچہ بلکہ بڑا نر شیر ببر کی مانند جھکتا اور بیٹھتا ہے۔ یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا حاکم اُسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا نہ رہیگا جبتک سیلا نہ آوے اور قومیں اُسکے سامنے اکٹھی ہونگی +

اکثر لوگ یہودا کے نام سے واقف بھی نہیں مدح سرائی کرنا برطرف۔ اس یہودا سے مراد خداوند مسیح ہے جسکے سامنے قومیں سجدہ کرتی ہیں۔ وہ قوم جو غیر قوموں سے نفرت کرتی تھی۔ جسکے قانون اور انتظام۔ ملکی نظم و نسق دوسرے ملکوں سے کچھ بھی مشابہ نہ تھے جو غیروں کے ساتھ کچھ تعلق کچھ رشتہ نہ رکھتی تھی سیلا یعنی مسیح کے آنے پر اور اُسکو رد کرنے کی عوض کیسی تتر بتر ہو گئی اُنکا قومی جتھا ٹوٹ گیا۔ ملک اُنسے چھوٹ گیا۔ لیکن مسیح کے حضور دنیا کی قومیں سجدہ کرتی ہیں +

(۴) خداوند خدا خداوند مسیح کی آمد کی خبر حضرت موسیٰ کو یوں دیتے ہیں "میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُسکا حساب اُس سے لونگا" یہہ پیشین گوئی بھی خداوند مسیح کے حق میں ہے گویا جسطرح حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو فرعون کی اسیری سے نکال لائے اسیطرح خداوند مسیح گنہگاروں کو شیطان کی قید سے رہائی بخشتا ہے۔ خداوند مسیح صرف خاص اسی بات میں موسیٰ کیطرح ہے ورنہ پولوس الہام کی ہدایت سے یوں کہتا ہے کہ موسیٰ کو اختیار کل نہ تھا پر مسیح کو اختیار کل ہے۔ کیونکہ موسیٰ دیانتدار نوکر تھا لیکن مسیح باپ یعنی خدا کا بیٹا اور گھر کا مالک ہے کیا تو اُن باتوں کو جو وہ کہتا ہے نہ سنیگا۔ دیکھ اسکا حساب تجھ سے لیا جائیگا +

(۵) حضرت داؤد یوں کہتے ہیں +

"قومیں کسلئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپسمیں خداوند کے اور اُسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کھولڈالیں اور اُنکی رسی اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اُڑاویگا تب وہ غصہ میں اُن سے باتیں کریگا اور نہایت بیزار ہو کے انہیں پریشانی میں ڈالیگا۔ میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھایا ہے میں حکم کو آشکارا کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہے میں آجکے دن تیرا باپ ہوا۔ مجھ سے مانگ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا۔ اور میں سراسر زمین تیرے قبضے میں کردونگا۔ تو لوہے کے عصا سے انہیں توڑیگا۔ کمہار کے برتن کیطرح انہیں چکنا چور کریگا۔ پس اب اے بادشاہو ہوشیار ہو اے زمین کے عدالت کرنیوالو تربیت لو۔ ڈرتے ہوئے خداوند کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو۔ بیٹے کو چومو تا نہو کہ وہ بیزار ہو اور تم رہ میں ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر ایکا ایک بھڑکے مبارک وے سب جنکا توکل اُسپر ہے"۔ عزیزا میں اب بند کرتا ہوں۔ یہانتک ہم دیکھ چکے ہیں دوسرے پرچے میں یہاں سے شروع کرینگے +

سچ ہی

مسیحی کیوں خدائے پاک کو تم سے جدا سمجھوں

دکھائی تم میں ہیں انداز شان کبریا دیتے

خبریں

پل سکھر کے جاری ہونے پر لاہور سے ۳۶ گھنٹہ میں ریل کراچی پہنچیگی۔ شیر شاہ میں جناب کے ریلوے پل کو سخت طغیانی کے باعث بہت نقصان پہنچا۔ فرانس میں ایک شخص کا قد ساڑھے پانچ فیٹ لمبا ہے۔ اور داڑھی سات فیٹ لمبی ہے جسکو وہ اپنی گردن میں لپیٹ لیتا ہے۔ روس کا ایک خفیہ جاسوس وارد پشاور عازم روانگی کابل ہے۔ جس گواہ ٹائمز نے جعلی خطوط پیش کئے تھے وہ فرار ہوگیا۔ سیلون سے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ کے ناریل ہر سال باہر ملکوں کو جاتے ہیں۔ امیر کابل کو ایک سو منشیوں کی بندوبست افغانی ترکستان کے لئے ضرورت ہے۔ انٹرنس پاس شدگان کو درخواست کرنا چاہئے۔ ۲۰ فروری کو تین لاکھ روپیہ چہرہ شاہی کراچیوں پر بار ہوکر جموں سے سیالکوٹ غالباً اخراجات ریلوے کے لئے بھیجا گیا۔ پشاور میں ایک نابینا کیمیاگر نے ایک آنریری مجسٹریٹ سے ۲ ہزار نقد اپنے معمولی فریب سے اُڑایا اور چلتا بنا۔ اخبار جہلم تحریر کرتا ہے کہ ایک تحصیلدار نے گاؤں کے بعض نمبرداروں سے جوتیوں سے زرلگان وصول کیا۔ ہندوستان کی تاریکی کے واسطے بہت زور سے انجیل کی روشنی کی ضرورت ہے۔ دیکھئے کپورتھلہ میں مہاراجہ رندھیر سنگھ کے گھوڑے کی قبر سے لوگ مرادیں مانگتے ہیں۔ اُسے پوجتے ہیں۔ اخبار آفتاب پنجاب تحریر کرتا ہے کہ "یاراں یہہ بدمعاش بھی کچھ طرفہ معجون ہیں۔ خدا کے گھر میں بھی نقب لگانے سے نہیں ڈرتے۔ سیرٹھ میں کسی بدمعاش نے گرجا گھر میں نقب لگائی اور دو ہزار روپیہ کا مال لیکر چلتا بنا۔ مال اور کیا۔ پکڑا بھی گیا۔ تو کہدیگا۔ کہ کسی کے باوا کا مال تھوڑا ہی تھا۔ خدا کا گھر ہے اور خدا کا مال۔ پھر پوچھنے والا دوسرا کون۔ جب خدا پوچھیگا اُسوقت ہم خود ہی جوابدہی کرینگے یہی اخبار لکھتا ہے۔ کہ اللہ رے طرز حکومت انگریزی۔ (شاہ شاہاں مولائے ملوک العرب و العجم حضور ہر مجسٹی قیصر ہند کا لخت جگر ڈیوک آف کناٹ) کی تشریف آوری اور کوئی جانتا بھی نہیں۔ کہ کون آیا ہے۔ یا کب آیا ہے۔ شملہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی میز پر سے اُنکے چپڑاسی نے بیس روپیہ کا نوٹ اُڑالیا۔ اُسیوقت پکڑا گیا۔ چھ ماہ قید کا سزایاب ہوا۔ کلکتہ فورٹ ولیم کے اُڑائے جانے کی سازش کی افواہ اُڑی تھی۔ مگر صرف پاگل پن ظاہر ہوا۔ نسیاں اسکو کہتے ہیں۔ جب ایک افسر ناشتہ کر رہا تھا۔ اُسی وقت ایک چٹھی آئی۔ اُسکے مضمون پر سوچ بچار رہا۔ غور کرتا رہا۔ اور کھانا کھاتا رہا۔ کہ اُسی محویت میں چٹھی کے پرزے کر انڈوں میں ڈالکر کھا گیا۔ جب چٹھی تلاش کی تو جیب میں بجائے چٹھی کے روٹی کا توس رکھا تھا۔ یونہی سر ایزک نیوٹن جو بہت بڑے فلاسفر تھے۔ ایک لیڈی کا ہاتھ پکڑے شادی کی بات کر رہے تھے۔ اُسکے عشق میں ایسے محو ہوئے کہ اپنا پیپ صاف کرنیکے لئے اُسکی انگلی کا استعمال کیا۔ ایسا ہی ایک اور مشہور شخص کے تذکرہ میں آیا ہے۔ کہ وہ اپنی شادی کا دن بھول گیا۔ جس سے اُسکی دلہن کو بہت خفت ہوئی۔ ایک اخبار میں لکھا ہے کہ چین کے قحط نے ڈیڑھ کروڑ جانوں کا نقصان کیا ہے۔ لارڈ میکلسفیلڈ مجسٹریٹ انگلستان بجرم رشوت ماخوذ ہیں۔ لاکھ روپیہ رشوت ثبوت ہوا۔ نوکری سے خارج۔ کرافورڈ کمیشن کی رپورٹ ۷ مارچ کی ڈاک میں لندن روانہ کی گئی۔ گورنر بمبئی نے بھی اُسپر اپنی رائے لکھی ہے۔ کوہ نور لکھتا ہے کہ لاہور لوہاری دروازہ کے باہر آریوں اور برہمنوں کا مذہبی دنگل رہتا ہے جو کبھی چل جاتا ہے۔ فساد کا خدشہ ہے۔ پیشتر اسکے کہ معاملہ طول پکڑے ابھی سے اُنکا تدارک ہونا چاہئے۔ آگبوٹ موسومہ ڈیوک آف لکلی کا کہیں پتہ نہیں لگتا۔ اُسکی نسبت لندن میں سخت تشویش ہو رہی ہے۔ بقول پانیر ریاست کشمیر بعض سازشی چٹھیوں کے موصول ہونیکی وجہ سے نازک حالت میں ہے۔ وہ خطوط ریزیڈنٹ صاحب کے ہاتھ آ گئے ہیں۔ اور وہ کلکتہ گئے ہیں۔ امتحان ششماہی اسسٹنٹ واکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران ۱۷۔ اپریل ۱۸۸۹ء کو چھاؤنی لاہور میں شروع ہوکر ۲۰۔ کو ختم ہوگا۔ راج شاہی میں ایک ہندو سوسائٹی قائم ہوئی ہے کہ جو ایسے ہندوؤں سے میل جول نہ رکھیگی کہ جو انگریزی یا انگریزوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ کچھ ہی کرو۔ کھانے پینے کی قید اب نہیں رہ سکتی +

۱۲ تاریخ کو لاہور ریلوے اسٹیشن پر ایک پٹھان سپاہی گرفتار کیا گیا جسکے قبضہ میں دو تلواریں اور ایک رائفل کے کچھ اجزا تھے +

جھانسی کا ایک مشہور لکھپتی شخص ہرلال بوہرہ نامی فوت ہوگیا۔ یہہ شخص ایکسو سے زیادہ مواضعات کا مالک تھا جو اضلاع شمالی مغربی کے مختلف حصص میں واقعہ ہیں۔ اور حال میں اُس نے سات لاکھ روپیہ کا دعوی بابت قیمت اُس زمین کے کیا تھا جو انڈین مڈلینڈ ریلوے کیواسطے لی گئی تھی اِس مقدمہ میں متوفی کیجانب سے اپیل دائر ہے +

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے لیڈی ڈفرن کو تمغہ وکٹوریا والبرٹ عطا فرمایا ہے اور ایک چٹھی میں جو حضور ممدوحہ کے دستخط خاص سے تھے یہہ بیان فرمایا کہ جو قدرشناسی میں اُس محنت اور توجہ کی کرتی ہوں جو آپنے میری دختران ہند کی بہبودی کیجانب ظاہر کی ہے اُسکی نشانی کے طور پر یہہ تمغہ عطا کیا گیا ہے +

مسٹر ہیوم بانی نیشنل کانگرس ولایت تشریف لیجانے والے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ سے ایک نامہ نگار اخبار ٹائمز کو لکھتا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ بخارا میں روسی سرداروں میں اسوجہ سے بڑی ہلچل پڑی ہوئی ہے کہ افغانستان میں بہت ہنگامے پھیلینگے اور بیس ہزار یا تیس ہزار افغانی فوج بظاہر اسحاق خان کے تعاقب کو سرحد بخارا کے قریب جا رہی ہے جو آرام تمام سمرقند میں مقیم ہے اور روس سے پنشن پاتا ہے اسمیں تو کوئی ایسی قباحت نہتھی مگر اِس امر کے کھل جانے سے بہت خوف ہے کہ امیر عبدالرحمان خان نے امیر بخارا کو روس سے منحرف اور اپنے شریک ہونیکے لئے پیغام بھیجا تھا۔ اظہار کیا گیا ہے کہ اس کام کے لئے بخارا میں ایک افغانی شیخ متعین تھا کہتے ہیں کہ روسی گورنمنٹ نے امیر افغانستان کے رویہ کی نسبت شکایت

کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ روسی سفیر اور اُنکے اشاف جو بخارا میں متعین ہیں افغانیوں کی کارروائی کی نسبت تحقیقات کرنیکے لئے سرحد افغانستان پر بڑے احتشام سے آئے تھے +

مصر کی زرخیزی دریائے نیل کی وجہ سے ہو۔ خبر ہو کہ دریائے نیل میں بہت کم پانی ہو قحط کا اندیشہ ہو خیال کیا جاتا ہو کہ یا تو کسی مخالف نے اُسکی دھار اکو کسی اَور طرف پھیر دیا ہو کہ جسکے باعث اُسکا پانی کسی جنگل یا صحرا کیطرف بہتا ہو۔ اور یا شاید خود بخود اُسکا رُخ لال سمندر کیطرف ہو گیا ہو۔ اگر دریائے نیل خشک ہو جاویگا۔ تو بیشک مصر کا بہت حصہ ویران و تباہ ہو جاویگا یہہ وہ ملک ہو کہ جہاں ایک وقت لوگ غلّہ خریدنے جاتے تھے۔

ایک روسی سپاہی کی سپاہیانہ جرأت اور دلیرانہ طبیعت کا ذکر ہو۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ وسط ایشیا میں زلزلہ آیا تھا ایک قصبہ جو روسیوں کے تحت میں تھا غارت ہوا۔ زلزلہ کے وقت ایک سپاہی خزانہ پر پہرہ دیتا تھا۔ اگرچہ چاروں طرف مکانات گرتے جاتے تھے۔ اور زمین دھنسی جاتی تھی۔ پر وہ وفادار سپاہی اپنی جگہہ سے نہ ہٹا۔ اُسکے دونوں ہاتھ اوپر تھے۔ جو اس بات کو ظاہر کرتے تھے۔ کہ اسکی جان خطرہ میں ہو۔ اتفاق سے ایک افسر کی آنکھ اُسطرف جا پڑی۔ اور سپاہی کو عنقریب ہلاک ہوتا ہوا دیکھکر فوراً اشارہ کیا کہ جگہہ چھوڑ دے۔ افسر کا حکم پاتے ہی اُسنے جگہہ تبدیل کی کیسی جرأت کیسی فرمانبرداری اُسنے زلزلہ میں ہلاک ہونا گوارا کیا۔ پر بغیر حکم افسر جگہہ چھوڑنا گوارا نکیا۔ مسیحی سپاہیوں کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے +

کہتے ہیں کہ شاہ جرمن بڑے پرہیزگار ہیں۔ اور کسیطرح کی شراب کا استعمال نہیں کرتے۔ وہ قمار بازوں کے سخت مخالف ہیں۔ بلکہ تاش کھیلنے والوں کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ اُنکا قول ہو کہ ایسے کام جرمن افسر اور خصوصاً مسیحی کے لائق نہیں ہیں۔ اگر بادشاہ اور حکام نیک اور پرہیزگار ہوں۔ تو سلطنت ضرور اقبالمند ہوگی +

پانی پر چلنا۔ خدا نے انسان کو کیسی نادر قوتیں عنایت کی ہیں۔ اور قوتوں کے شامل حال اُسمیں قوت ایجاد یہہ پائی جاتی ہو۔ وہ اپنے اور اپنے ہمجنسوں کے فائدہ کے لئے نئی نئی چیزیں ایجاد کرتا رہتا ہو۔ امریکہ کے۔ سی۔ ڈبلیو۔ اولڈریو صاحب نے پانی پر چلنے کی جوتی ایجاد کی ہو۔ حال میں اُنہوں نے اپنی نئی ایجاد جوتیوں کا تجربہ کیا۔ اور ہڈسن دریا پر ایک سو پچاس میل کا سفر طے کیا۔ یعنی البنی سے نیویارک تک پانی پر چلکر گئے۔ ہر روز وہ ۲۴ میل (دھار کے مطابق یا دھار کیطرف) پانی پر چلے۔ جوتیاں سرو کی لکڑی کی ہیں۔ چاروں طرف تیل چڑا ہوا ہو۔ اُنمیں ہوا بھری گئی ہو اور تلے میں تین ایسے پیچ لگے ہیں کہ جو مچھلی کے بازو کی طرح کام دیتے ہیں + مخزن

انگلستان فرانس اور جرمن کے یہودیوں نے اپنے وطن اور اپنی قوم کی بہبودی کے لئے ایک جماعت قائم کی ہو۔ جو چندہ جمع کرتی ہو۔ جماعت کو جو روپیہ ملتا ہو۔ وہ غریب یہودیوں کو جو وطن میں ہیں۔ بھیجا جاتا ہو۔ چندہ کے کاغذ پر یہہ سرنامہ ہو۔ **صیحون کی خاطر** +

پنڈتہ راما بائی کا ہوم جو ہندو بیوگان کیواسطے ہو ۱۱ مارچ کو کھلا ہو۔ جانتے ہو کہ یہہ امداد کہاں سے ملی۔ اللہ کی عنایت سے مسیحیوں نے ہمت کی ہو۔ امریکہ کے ایمانداروں نے روپیہ دیا ہو۔ یہہ سب مسیحی دین کی خوبیاں ہیں۔ دیانندی وید پکار والے کہاں ہیں۔ دیکھیں وہ بیوگان کے لئے کیا کرتے ہیں۔ آجتک جو کچھ کیا۔ ملک کا ستیاناس کیا۔ اس سے بڑھکر اَور کیا کرینگے +

کارسپانڈنس

(نامہ نگاروں کی تحریر کا ایڈیٹر ذمہ وار نہیں)

نارووال ضلع سیالکوٹ میں بتاریخ ۱۱ ماہ رواں کو مولوی خیرات اللہ محمدی اور مولوی عبد الحق* عیسائی کے درمیان دینی مباحثہ ہوا۔ سامعین بہت تھے منصف بھی مقرر تھے۔ جنمیں راقم بھی تھا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ محمدی یہاں سخت زک اُٹھا کر اپنا سا منہہ لے روانہ ہوا۔ اُمید کہ پھر مباحثہ کا نام نہ لیگا +

*کیا یہہ عبد الحق وہی صاحب تو نہیں جنکا تعلق میجر جیکب صاحب سے ہو۔ جو انبالہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ نے تشخیص انکم ٹکس میں بہت انصاف فرمایا عذرداریوں کی دقت کو رفع کرکے پہلے ہی ہر ایک باشندہ کے عذرات کو بخوبی سماعت کرکے ٹکس تجویز فرماکر کل کام کا خود اہتمام کیا +

صاحب موصوف نے بمقام نارووال اپنے تمام اہلکاروں سے فرمایا کہ کسی زمیندار سے چارہ و لکڑی دورہ میں مفت نہ لیا جاوے۔ بلکہ ہر ایک ذیل میں ایک ایک ٹھیکیدار مقرر کیا جاوے۔ جس سے دورہ میں ہر ایک خوردنی چیز قیمتاً خریدی جاوے صاحب بہادر کی یہہ کارروائی قابل تعریف ہو +

افواہ ہو کہ سیالکوٹ سے پسرور تک تین فٹ کی ریلوے جاری ہوگی +

نارووال میں بارش نے توبہ توبہ کرادی ہے چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہو +

سدووالہ متصل نارووال میں ایک چودہ سالہ لڑکا ڈوب کر مر گیا +

راقم رام سرن (نارووال)

مسیح سب میں ہو

کسی اسم کے عدد جمع کرکے ۱۶ سے ضرب دو حاصلضرب سے ایک نکالکر باقی کو ۱۶ سے تقسیم کرو۔ جو بچے اُسے ۱۰ میں ضرب دو۔ حاصلضرب عیسیٰ ہوگا۔ مثلاً اللہ ۶۶×۱۶=۱۰۵۶-۱=۱۰۵۵÷۱۶=۱۵×۱۰=۱۵۰ یہی عدد عیسیٰ کے ہیں +

راقم

کیدار ناتھ

غزل

منشی کیدار ناتھ منت تخلص ٹی ڈبلیو آر
سہارنپور مدرسہ علم الٰہی

یونہی رہنے کا نہیں قبر میں لاشا میرا — قم باذنی سے جلاتا ہے مسیحا میرا
ناخدا آپ ہوا جبکہ خدا ہو کے مسیح — بحر عصیاں سے نہ کیوں پار ہو بیڑا میرا
روح اُتری جو کبوتر کی صفت عیسیٰ پر — آئی آواز یہی پیارا ہے بیٹا میرا
جبکہ سیارہ خورشید صداقت ہوں میں — کیوں نہ سورج کے برابر ہو ستارا میرا
بات بگڑی ہوئی گر نہ بناتا جو مسیح — کون تھا حشر کے دن پوچھنے والا میرا
خون سے تو نے مجھے لے لیا میں نے تجھے — ابن حق خوب بنا سودا یہہ تیرا میرا
سو گیا موت میں مصلوب کیں اے منت — بخت خفتہ بئی تدبیر سے جاگا میرا

لودیانہ

۱۴ تاریخ جمعرات کی شام کو پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب معہ خاندان بمبئی میل میں سوار ہو کر روانہ امریکہ ہوئے۔ خدا سلامتی سے منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور بخیریت واپس لائے ✤

یہاں کے لوگ بھی طرفہ معجون ہیں جنہوں نے اس مثل کو بھی غلط کر دکھایا۔ کہ کوئی کسی کی قبر میں نہیں پڑتا۔ یہہ اسطرح کہ کسی فقیر نے اپنے واسطے پختہ قبر بنوا رکھی تھی۔ کہ جب مریگا۔ تو اُسمیں دبایا جائے۔ چند روز ہوئے کہ ایک شخص مرا اُسکے لواحقوں نے فقیر کی غیر حاضری میں۔ اُسی قبر میں اُسکو دبا دیا۔ اب مقدمہ عدالت میں ہے۔ دیکھیں عدالت سے کون قبر میں پڑتا ہے۔ اور کون نکلتا ہے ✤

پیغمبر قادیاں مرزا غلام احمد کا یہاں جب سے نزول ہے۔ اور لوگ بھی جسطرح خربوزہ سے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ نیم الہامی ہونے لگ گئے۔ ایک محمدی نے ہم سے بیان کیا کہ مجھکو ایک خواب آئی ہے۔ کہ مرزا غلام احمد کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ اور کہ لوگوں کو بیعت کروانے کے معاملہ میں ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ بلکہ فساد اُٹھیگا۔ اگر وہ سچا ہے تو بغیر فساد کے اس معاملہ کو طے کرے تو جانیں ✤

ایک اور دوسرے محمدی کی ایک تحریر ہمارے ہاتھ میں آگئی ہے۔ وہ بھی قابل دید ہے۔ ذرا پیغمبر قادیاں بھی اُسکو ملاحظہ فرماویں یہہ بھی خیال رہے کہ اصل میں سے نقل کرتے ہیں۔ قلمی تحریر ہے۔ اور وہ یوں ہے ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اے دوستو۔ سوچو۔ میں کہتا ہوں حقیقت عیسوی حقیقت کعبہ میں داخل ہو گئی۔ اور حقیقت کعبہ حقیقت محمدی میں داخل ہو گئی۔ اور حقیقت محمدی حقیقت حق میں داخل ہو گئی۔ تم یقین جانو نصارا کی دن بدن ترقی ہوگی۔ اور ہر ایک مذاہب میں دن بدن اختلاف اور فساد پڑ جائیگا" ✤

"مُواحد بو علی شاہ پٹیالوی"

کچھ سودائی سے خیالات ہیں کچھ ہوں۔ مگر یہاں کے لوگ قادیانی پیغمبر کی دال نہیں گلنے دینگے۔ ہماری بھی ایک اُن رسول قادیاں سے ملاقات ہوئی تھی۔ آدمی لائق اور بہت بولنے والا معلوم ہوا۔ شائد دماغ میں کچھ خلل ہوگا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اسکو صحت دے۔ خصوصاً روحانی اور الہامی بیماری سے۔ ہماری دعا یاد رہے کہ حقیقی قادر مطلق خدا ہے ہے۔ جو دعاؤں کا سننے والا۔ اور نجات کا دینے والا خدا ہے۔ رب القادیاں سے ہمیں کچھ غرض اور سروکار نہیں ✤

امتحان انٹرنس پنجاب ۱۸ تاریخ صبح سے یہاں کرسچن بوائز بورڈنگ سکول میں شروع ہو گیا جسکے سپرنٹنڈنٹ پادری ملکوم صاحب ہیں حفاظت سخت ہوتی ہے۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ انبالہ۔ لودیانہ کے اضلاع کے سکولوں کے طلبا یہاں امتحان دینے کو آئے ہوئے ہیں۔ پہلے دن انگریزی کا پیپر حسب لیاقت طلبا تھا۔ بعض لڑکے انمیں حالانکہ انٹرنس کا امتحان دیتے ہیں۔ بلحاظ لیاقت بالکل بدتہذیب اور ناشائستہ ہیں۔ اُنکی ناشائستہ حرکت کا ذکر کرنا مناسب نہیں۔ وہ خود سمجھ جاویں تو بہتر ہے ✤

دو چار روز بادل اور ہوا کے باعث پھر اچھی خنکی ہو گئی۔ غلہ روز بروز ارزانی پر ہے۔

ہولی۔ ہولی۔ صحت اچھی ہے۔ پیدائش ۲۹۔ اموات ۲۷

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

مورخہ ... فروری ۱۸۸۹ء باجلاس جناب شاہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ پریزیڈنٹ۔ سردار بچھمی سہا صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ سردار علی صاحب۔ سید سردار علی ... مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ ممبران۔ کاغذات ذیل کمیٹی میں پیش ہوکر **نمبر ۱** چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ نمبر ۱۲۲ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۹ء معہ نقل خط و کتابت گورنمنٹ پنجاب جس میں مضمون کہ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ملتوی رزولیوشن کمیٹی مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۸۸ء جسمیں کمیٹی نے یہہ فیصلہ کیا تھا کہ ایک روپیہ کی کمی ہر حیثیت کی صورت میں ... نہیں دی جاویگی بحال رکھا گیا ہے تجویز صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدیں مضمون کہ کمیٹی رزولیوشن مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۸۸ء کو منسوخ تصور کیا جاوے۔ اطلاع ہوئی اور میونسپل تحصیلدار کو منسوخی رزولیوشن سے اطلاع دی جاوے گر جو کہ ایسی واپسی کے دئے جانے سے کمیٹی کے لئے تعمیرات کے سرمایہ کے واسطے گنجائش میں رہیگی لہذا صاحبان ذیل سب کمیٹی مقرر ہوکر اس ضروری کی نسبت تجویز کریں۔ لالہ منسا رام صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ سید سردار علی صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب۔ سردار بچھمی سہا صاحب **نمبر ۲** چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۲۵۵ مورخہ یکم فروری ۱۸۸۹ء بدیں مضمون کہ کاغذات ... اسکے بیچ رکھنے سے کمیٹی کی کیا منشا ہے۔ **تجویز** ہوئی کہ چونکہ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب ابھی اسکام کی نسبت غور کر رہے ہیں یہہ کاغذات فی الحال داخل دفتر ہوویں اور اسی کے مطابق جواب چٹھی کا دیا جاوے۔ **نمبر ۳** خط و کتابت نسبت اختیارات سب کمیٹی تعلیم۔ **چونکہ** اب ضابطہ تعلیم میں سب کمیٹی ہاے کی نسبت اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ لہذا یہی سب کمیٹی جو پہلے بوجہ نہونے کسی صریح قانون کے موقوف ہو گئی تھی پھر مقرر ہووے۔ اور جو کاغذات اسوقت بوجہ موقوف ہو جانے سب کمیٹی مذکور کے ملتوی پڑے ہیں۔ اُنکی نسبت اسی سب کمیٹی سے رپورٹ طلب کی جاوے۔ **نمبر ۴** درخواست صاحب سول سرجن دربارہ خرید اوزار ... و پتھری نکالنے کے بصرف ... روپیہ۔ **تجویز** ہوئی کہ پہلے کیفیت گنجائش پیش ہووے ✤

ضرورت

ایک عیسائی اُستاد (جسکے پاس کارکردگی کے سارٹیفکیٹ ہوں) کی انگلش مڈل اسکول امرتسر کے لئے ضرورت ہے۔ درخواست سپرنٹنڈنٹ سکول کے نام بھیجنی چاہئے۔ اور جو دریافت کرنا ہو بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں ✤

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ڈبلیو۔ کالڈرووڈ صاحب کے اہتمام سے چھپا